

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جب شوہر کے ساتھ گزارہ کرنا مشکل بلکہ محال ہو جائے تو طلاق کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟ میر اشوبہ انتہائی جامل ہے، میرے حقوق بالکل نہیں جاتا۔ وہ پہلے بھی مجھے اور میرے ماں باپ کو ٹھن کرتا رہتا تھا، مجھے یہودیہ، نصاریہ، رافضیہ وغیرہ کہا کرتا تھا، مگر میں لپٹنے بھوکی دیجہ سے اس کے ان قبیع اخلاق پر صابر ہتی اور اب مجھے جوڑوں کا درد شروع ہو گیا ہے، میں بہت عاجز آگئی ہوں اور صبر بھی نہیں رہا ہے۔ میں اسے انتہائی ناپسند کرتی ہوں کہ اس کے ساتھ بات تک نہیں کر سکتی ہوں۔ میں نے اس سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ میں تقریباً بھی حال سے اس کے گھر میں لپٹنے بھوکی کے ساتھ ہوں اور میری حالت مطافق یا امتنیہ کی ہے، اور وہ طلاق ہینے سے انکاری ہے۔ براہ مردانی میرے سوال کا جواب مرحمت فرمائیں۔ اللہ کریم آپ کی خانست فرمائے۔

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله، آمين

اگر شوہر کی حالت فی الواقع لیسے ہی ہے جیسے کہ آپ نے بیان کی ہے تو طلاق طلب کر لیئے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر اس مقصد کے لیے کوئی عوض اور بدله دینا پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ بد معاملہ اور بد کلامی کے ساتھ آپ پر ظلم کرتا ہے۔ اگر آپ کے لیے ممکن ہو کہ صبر کر سکو اور کوئی نصیحت کی بات کہ سکو اور اس کے لیے بدایت کی دعا بھی کرو تو آپ کے لیے اس میں اجر اور لمحہ انجام ہے، کیونکہ آپ اپنی ذات اور بھوکی کے اخراجات کے سلسلے میں اس کی یقیناً ضرورت ہو گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ اسے بدایت اور استحامت دے، اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ اگر وہ نماز پڑھتا اور دین کو گالی نہ دیتا ہو، ورنہ تو وہ کافر ہے، آپ کے لیے اس کے ساتھ رہنما جائز نہیں ہے اور نہ ہی تم اسے لپٹنے نفس پر کوئی موقع دو۔ کیونکہ دین اسلام کو گالی دینا، اس کا مذاق اڑایا، کفر و ضلالت اور انتہاد ہے، اور اس پر اہل اسلام کا لمحاء ہے۔ اللہ عز وجل کا فرمان ہے:

قُلْ إِنَّ اللَّهَ وَإِيَّاهُ وَرَسُولُهُ كُلُّمَا تَشَهِّدُ وَنَوْ ٦٥ لَا تَتَنَزَّلْ وَأَنَّكَفَرْ ثُمَّ بَنَدِيَّكُمْ ... ٦٦ ... سورة التوبۃ

”منافقین سے کہ ویجیے: کیا یا حلاطم اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے تھنی کرتے ہو؟ کسی عذر مذمت کی ضرورت نہیں، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

اور ترک صلاة کفر اکبر ہے، خواہ وہ اس کے وجوب کا انکاری نہ بھی ہو اور محض تارک نماز ہو تو بھی یہ کفر اکبر ہے۔ ”علمائے کرام کا صحیح تر قول یہی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بین الزَّبَلِ وَبین النَّفَرِ وَالثَّرَكِ تَرَكَ الشَّلَوةَ

”بندے اور کفر و شرک کے درمیان نمازِ حجھوڑنے کا فاصلہ ہے۔“

: منہ احمد اور سنن میں ہے، حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْعَمَدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَمِنْهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَ فَكَفَرَ

ہمارے اور ان کافروں کے درمیان نماز ہی کا عمد ہے۔ جس نے اسے محجوڑ دیا وہ کافر ہو۔” (سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ترک الصلاة، حدیث: 2621 و سنن النسائی، کتاب الصلاة، باب الحکم فی تارک الصلاة، حدیث: 463 و سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والستیر فیها، باب ما جاء، فیمن ترک الصلاة، حدیث: 1079۔)

علاوه انس اور بھی کئی دلائل ہیں اور کتاب و سنت سے یہی ثابت ہے۔

هذا ماعندی و اللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

